عیدالفطر اور اس کے مسائل و احکام

تحریر: مولانا عطاء اللہ حنیفؒ

اللہ اکبر. اللہ اکبر. لا الہ الا اللہ واللہ اکبر. اللہ اکبر وللہ الحمد

ہجرت کے اٹھارویں مہینے یعنی ۲ھ کو رمضان کے روزے فرض ہوئے اور روزوں کے اختتام کے بعد عیدالفطر اور صدقۃ الفطر کی ادائیگی کا حکم ہوا۔ رمضان المبارک کے ختم ہو جانے کے بعد یکم شوال کو مسلمانوں کیلئے...... یوم عید...... (خوشی کا دن) قرار دیا گیا اور حکم ہوا کہ اس دن تمام مسلمان غسل کریں۔ اپنی استطاعت کے مطابق اچھے کپڑے زیب تن کریں، خوشبو لگائیں، صدقۃ الفطر ادا کریں، تکبیر و تہلیل اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اس زور اور ہم آہنگی سے کریں کہ ان کی صداؤں سے فضائے آسمانی گونج اٹھے۔ مہینہ بھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی...... جو عبادت کی ہے اس کے عوض ان کو جن نعمتوں سے نوازا گیا ہے اس کا شکریہ ادا کریں، اپنی پیشانیوں کو اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے سامنے زمین پر رکھ دیں اور ان عبادات واطاعات کی تکمیل پر سرور وانبساط کا عملاً اظہار کریں جو رمضان المبارک میں ان پر فرض کی گئی تھیں۔

تکبیریں: بعض علمائے سلف جن میں حضرت امام شافعی، امام ابن تیمیہ اور شاہ ولی اللہ علیہم الرحمہ شامل ہیں فرماتے ہیں...... کہ عید کا چاند دیکھتے ہی اونچی آواز میں تکبیریں پڑھنا شروع کر دینا چاہییں، انہوں نے اپنے استدلال کی بنیاد اس آیہ مبارکہ پر رکھی ہے: ﴿وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ ”یعنی تم روزوں کی تعداد پوری کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرو کہ اسی نے تم کو ہدایت بخشی ہے۔ تاکہ تم اس کی نعمتوں کا شکریہ ادا کرو“۔ لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ عید کی نماز کو جاتے وقت تکبیریں شروع کرنا چاہئیں۔

تکبیریں پڑھنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے: (زَيِّنُوا اَعْيَادَكُمْ بِالتَّكْبِيرِ) ”اپنی عیدوں کو تکبیروں سے مزین کرو“۔

تکبیریں اونچی آواز سے کہنا چاہئیں۔ عبداللہ بن عمرؓ کا فعل منقول ہے۔ (كان يغدو الى العيد من المسجد و كان يرفع صوته بالتكبير) ”عبداللہ بن عمرؓ عیدگاہ کو جاتے وقت بلند آواز سے تکبیریں کہتے“۔

اللہ اکبر. اللہ اکبر. لا الہ الا اللہ واللہ اکبر. اللہ اکبر وللہ الحمد.

عید کے مسائل: ☆...... عید کیلئے غسل کر کے جانا چاہیے۔ نئے کپڑے پہننے چاہئیں۔ رسول اللہ ﷺ نیا اور مخصوص لباس زیب تن فرما کر عید پڑھنے کیلئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

☆...... خوشبو لگا کر عید کو جانا سنت ہے۔ حضرت حسنؓ سے ایک روایت منقول ہے۔ (**امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نطيب باجود مانجد فى العيد**) "ہمیں حضور ﷺ نے حکم دیا کہ ہم بہترین خوشبو لگا کر عیدگاہ کو جایا کریں"۔ ☆...... عیدگاہ کی طرف جانے سے پیشتر کچھ نہ کچھ کھا لینا سنت ہے۔ ☆...... عید کی نماز پڑھنے کیلئے پیدل جانا مستحب ہے۔

عورتوں کیلئے ارشاد ہے کہ وہ بھی نماز عید کی ادائیگی کیلئے جائیں۔ جو عورتیں ماہواری کورس میں مبتلا ہوں، وہ بھی جائیں۔ لیکن نماز میں شریک نہ ہوں۔ صرف دعا میں شرکت کریں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ ام عطیہؓ فرماتی ہیں: (**امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تخرج العواتق والحيض فى العيدين يشهدن الخير و دعوة المسلمين وتعتزل الحيض المصلى**) "ہمیں بارگاہِ رسالت میں حکم ہوا کہ سب نوجوان عورتیں حتی کہ حیض والی عورتیں بھی عیدگاہ کو جائیں تا کہ وہ اس بہترین مقام پر حاضر ہوں اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شریک ہوں مگر حیض والی عورتیں نماز نہ پڑھیں"۔

صدقہ فطر: ☆...... صدقۃ الفطر کی ادائیگی فرض ہے۔ متعدد احادیث میں صدقہ کو زکوٰۃ کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے جو اس امر کی بیّن دلیل ہے کہ صدقہ فطر ادا کرنا اسی طرح فرض ہے جس طرح زکوٰۃ ادا کرنا۔ فرق صرف یہ ہے کہ زکوٰۃ مال کے ایک خاص نصاب سے ادا کرنا چاہیے اور صدقۃ الفطر میں یہ چیز نہیں۔ اس کی ادائیگی عیدگاہ جانے سے قبل ہر مرد، عورت، بچے، بوڑھے، آزاد، غلام پر فرض ہے

عبداللہ بن عمرؓ سے صحیحین میں یہ روایت ہے: (**فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكٰوة الفطر على العبد والحر والذكر والأنثىٰ والصغير والكبير من المسلمين**) "یعنی رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ادا کرنا غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے ہر مسلمان پر فرض قرار دیا ہے۔ زکوٰۃ فطر کی ادائیگی کسی نصاب کے ساتھ مشروط نہیں، بلکہ یہ ہر مسلمان پر فرض ہے"۔

☆...... صدقہ فطر ہر ایک کی طرف سے ایک صاع اجناس خوردنی میں سے ادا کیا جائے۔ صدقہ فطر کی ادائیگی اس لئے ضروری ہے کہ عید کے دن غریب و مسکین مسلمانوں کو سوال سے بے نیاز کر دیا جائے اور وہ اسی طرح عید کی خوشی میں شریک ہو سکیں جس طرح کہ امراء اور اصحاب مال شرکت کرتے ہیں۔ حضرت عبد

اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے: (وقال اغنوهم عن الطلب فی هذا الیوم) ''آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عید کے دن مسکین ونادار مسلمانوں کو سوال سے بے نیاز کردو''۔

☆...... اگر بیوی بچوں میں سے کوئی مکان پر نہیں ہے اور وہ سفر پر گئے ہیں تو ان کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرنا چاہیے۔ لیکن اگر عورت خاوند کی اجازت اور رضا مندی کے بغیر گھر سے چلی گئی ہے تو اس صورت میں خاوند پر اس کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ ایسی صورت میں تو اس کا نان ونفقہ بھی خاوند پر فرض نہیں رہتا۔ مفرور غلام اور عاق لڑکا بھی اسی حکم کے تحت آتے ہیں۔

☆...... صدقہ فطر عید کی نماز کو جانے سے پہلے پہلے ادا کر دینا ضروری ہے۔ اگر عید کی نماز کے بعد ادا کیا جائے تو وہ صدقہ فطر شمار نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کا حکم عام خیرات کا سا ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: (امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بزکٰوة الفطر قبل خروج الناس الی الصلوة) [بخاری] ''نبی ﷺ نے حکم دیا کہ صدقہ فطر عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے ہی ادا کر دو''۔

☆...... اگر عید سے دو ایک دن قبل ہی صدقہ فطر ادا کر دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ بلکہ جن لوگوں کا عید کی ضروریات خریدنے کا انحصار ہی صدقہ فطر پر ہو۔ ان کو کچھ روز پہلے ہی دے دینا چاہیے۔ زمانہ نبوت وخلافت میں صدقہ فطر کی وصولی پر مقرر شدہ عامل کچھ روز پہلے وصول کرنا شروع کر دیتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بخاری شریف میں مذکورہ ہے: (کان یعطیها الذین یقبلونها و کانوا یعطون قبل الفطر بیوم او بیومین) ''یعنی وہ صدقہ فطر مقرر شدہ آدمیوں کو دیتے تھے اور صحابہؓ عید فطر سے ایک دو روز پہلے ہی دے دیا کرتے تھے''۔

صدقہ فطر عید سے پہلے ہی ح کیا جائے۔ البتہ اس کی تقسیم عید کی نماز پڑھنے کے بعد بھی جائز۔ ہے مگر اسی دن تقسیم کر دینا چاہیے۔ چنانچہ منقول ہے: (کان یامرنا ان نخرجها قبل ان نصلی فاذا انصرف قسمه بینهم) ''آنحضرت ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تے کہ ہم صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ہی ادا کر دیں۔ آپ ﷺ جب عید کی نماز سے فارغ ہو کر تشریف لاتے تو اس کو مساکین میں تقسیم فرماتے''۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ صدقہ فطر ایک جگہ پر امام کی تحویل میں جمع کیا جائے اور امام ہی کی نگرانی میں تقسیم کیا جائے۔ زمانہ نبوت وخلافت میں سرکاری طور پر مقرر شدہ آدمی اس کو جب وصول کر کے لے جاتے تو ایک ہی جگہ پر جمع کر دیتے۔ یہ شرعی طریقہ اب ختم ہو رہا ہے اور لوگ اجتماعی طور پر تقسیم کرنے کے بجائے انفرادی طور پر صدقہ ادا کرنے لگے ہیں۔ اس صورت میں ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ بعض دفعہ مستحق لوگ محروم رہ جاتے ہیں اور غیر مستحقین

میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات ایک ہی مستحق کو زیادہ مل جاتا ہے اور باقی مستحق محروم رہ جاتے ہیں۔

صدقہ فطر ان اجناس خوردنی میں سے ادا کیا جائے جن کو لوگ بطور خوراک استعمال کرتے ہیں۔ اگر کوئی گیہوں کھاتا ہے تو گیہوں ادا کرے اور جَو کھاتا ہے تو جَو دے۔ ہر جنس سے پورا ایک صاع یا اس کی قیمت ادا کرنا چاہیے۔ ایک صاع کا وزن...... ہمارے ہاں ۲ سیر ۱ چھٹانک...... کے برابر ہوتا ہے۔ نادار اور غرباء نصف صاع بھی ادا کر سکتے ہیں۔ جو لوگ اس کے جواز کے قائل ہیں وہ حضرت معاویہؓ کے اس قول سے استدلال کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے عہد امارت میں حج کے موقع پر دوران خطبہ میں فرمایا تھا کہ: (**انی اری مدین من سمواء الشام تعدل صاعاً من تمرنا خذ الناس بذلک**) [ابوداؤد] ''یعنی شام کی نصف صاع گیہوں کی قیمت کھجوروں کے ایک صاع کے برابر ہے۔ چنانچہ لوگوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا''۔ حضرت معاویہؓ کے اس فرمان سے نصف صاع کے بارے میں ایک رخصت کی صورت ضرور پیدا ہوتی ہے مگر انہوں نے یہ اس موقع پر فرمایا تھا جب کہ حجاز میں گیہوں نہ تھے اور کھجوریں عام تھیں اور ان کی قیمت میں دوگنا فرق پایا جاتا تھا۔ یعنی کھجور کا ایک صاع قیمت میں گیہوں کے نصف صاع کے کے برابر تھا۔ حجاز میں گیہوں باہر سے درآمد کی جاتی تھیں اور خود حجاز میں اس کی پیداوار نہیں تھی۔ اس لئے گیہوں اور کھجوروں کی قیمتوں میں تفاوت پایا جانا ضروری تھا۔ اس زمانہ میں کھجور کی نسبت گیہوں اتنے ہی زیادہ گراں تھے جتنی کہ ہمارے ہاں گیہوں کی نسبت کھجور گراں ہے۔ بہر حال غرباء کیلئے اس سے جواز کی صورت نکل ہی آتی ہے۔ وہ نصف صاع یا اس کی قیمت ادا کر دیں تو صدقۂ فطر ادا ہو جاتا ہے۔

عید کی نماز: ☆...... عید کی نماز کھلے میدان میں ادا کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز عید ہمیشہ کھلے میدان میں ادا کی ہے۔ (**الا مرة اصابهم المطر**) مگر صرف ایک مرتبہ بارش کے موقع پر مسجد میں ادا کی ہے۔

☆...... عید کی نماز کیلئے اذان اور اقامت دونوں کی ضرورت نہیں۔ [بخاری] ☆...... عید کی نماز سورج نکلنے سے تھوڑی دیر بعد پڑھنا چاہیے۔ ☆...... عید کی دو رکعتیں ہیں۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہنی چاہئیں۔ ان کو تکبیرات زوائد کہتے ہیں۔ ☆...... عید کے بعد خطبہ سننا سنت ہے۔ موطا میں ہے کہ (**لا ینصرف حتی ینصرف الامام**) ''کوئی شخص امام سے پہلے عید گاہ سے باہر نہ نکلے''۔ ☆...... ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد دینا مسنون ہے۔ ☆...... جس راستہ سے عید کو جائے اسی سے واپس نہیں لوٹنا چاہیے۔ بلکہ راستہ بدل کر آنا چاہیے۔ ☆...... عید کے بعد یا قبل کوئی نماز نہیں۔